فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ ”

جلد ۵۲/۱۷ | ۳۰ صلح ۱۳۴۲ ھش ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۹ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل عصر کے بعد حضور کو شدید اعصابی بے چینی کی تکلیف شروع ہو گئی مگر الحمد للہ جلد طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند آ گئی تھی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

”رات بدستور بے خوابی اور بے چینی میں گزری ہے دل کی تکلیف کو کل سے افاقہ ہے۔“

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا برکت علی صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کئی روز سے بیمار ہیں۔ ان کے پیٹ میں درد کی شکایت ہے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے چل پھر بھی نہیں سکتے۔ جملہ احباب کرام صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ میں اوقات سحر و افطار

یوم	انتہائے سحر	وقت افطار
۳ رمضان بروز منگل	-	۵-۴۱
۴ ” ” بدھ	۵-۳۹	۵-۴۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بات سن کر صرف کان تک محدود رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا

جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔

”وہ انسان جو آپ محنت کرتا ہے اسے سالک کہتے ہیں اور جسے خود خدا دیوے وہ مجذوب ہوتا ہے اور جو سویا رہے تو اسے کوئی کیا کرے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ بات سُن کر صرف کان تک رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا جب تک دل کو خبر نہ ہو۔ انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کر لیا حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔ اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی اطاعت، اطاعت تھی کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہوئی وہ لے آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نصف۔ پھر ابوبکرؓ سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول گھر چھوڑ آیا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔

کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو...... پس خوب یاد رکھو جس طرح دنیا میں ایک عام قانون قدرت خدا کا ہے کہ تربد اگر ہندو کھائے تو اسے بھی دست آئیں گے اور اگر مسلمان کھائے تو اسے بھی دست آئیں گے اسی طرح آفتاب جہاں تاب کی روشنی سے ہر ایک قوم مشترکہ فائدہ اٹھاتی ہے۔ اور ایک خاص قانون ہے جو مومنین کے ساتھ برتا جاتا ہے وہ بہت لذیذ اور شیریں ہے اور بہت پھلوں سے بھرا ہوا ہے اور ان پھلوں کے درمیان شیرہ بھرا ہوا ہے نہ کہ نشتر۔

ہر ایک کو واجب ہے کہ خوب سمجھے اور اپنے بھائی کو سمجھا دے اور گھر میں عورتوں کو سمجھائے۔ حاضر غائب کو بتلائے۔ دھوکا کھانے والے بہت ہوں گے کیونکہ ابتدائی حالت ہے۔ اسم نویسی کرا کر کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اتنے ہی فعل سے وہ خدا کی حفاظت میں آ گیا۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۷۳ تا ۷۵)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے متعلق بعض نہایت ضروری ہدایات

اس مبارک مہینہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کیلئے خاص طور پر دعائیں کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۱۷؍ اپریل ۱۹۲۵ء

بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ اور آیت صیام رمضان کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

رمضان کا مہینہ

اپنے اندر ایسے فوائد رکھتا ہے اور وہ ایسی برکات اپنے ہمراہ لے کر آتا ہے۔ کہ ان برکتوں کے سمجھنے والے بہت بڑے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن تمام کے تمام لوگ ایک جیسے ایک مرتبہ اور ایک ہی حیثیت کے نہیں ہوتے۔ کئی لوگ تو ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی حسیں بہت موٹی ہوتی ہیں۔ اور وہ اپنے احساسات کے بہت کند اور موٹا ہونے کی وجہ سے چیزوں کی اہمیت اور ان کے

باریک در باریک اثرات

پوری طرح محسوس نہیں کر سکتے اور کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی حسیں بہت تیز ہوتی ہیں۔ اور وہ اپنی تیزئ حس کی وجہ سے باریک در باریک حرکات کے اثرات کو بھی محسوس کر لیتے ہیں۔ اس وجہ سے تمام کے تمام انسانوں سے یہ امید نہیں رکھ سکتے۔ کہ وہ ہر ایک چیز کے اثرات اور فوائد کو مساوی اور برابر محسوس کریں۔ کیونکہ جب ان کی حسیں مختلف ہیں تو وہ چیزوں کے اثرات کو یکساں کس طرح محسوس اور معلوم کر سکتے ہیں۔ اور جب احساسات کا ایسا اختلاف ہے کہ بعض لوگ ایک چیز کے اثر کو اپنی حس کی تیزی کی وجہ سے محسوس کرتے ہیں اور بعض اپنی احساسات کے کند اور موٹے ہونے کے باعث مادی چیزوں کے اثرات کو بھی نہیں محسوس کر سکتے یا کم محسوس کرتے ہیں تو پھر تمام انسانوں سے یہ امید کس طرح کی جا سکتی ہے کہ وہ عبادت کے اثرات کو بھی یکساں پوری طرح محسوس کریں۔ دنیا کی نہایت موٹی اور مادی چیزیں جن کے اثرات نہایت ظاہر اور نمایاں ہوتے ہیں ان کو محسوس اور معلوم کرنے کے متعلق جب ہم بنی نوع

انسان کے اختلافات و تفاوت

اور مدارج کو دیکھیں تو حیرت آتی ہے مثلاً

ایک آدمی ہمیں اس قسم کا نظر آتا ہے جو ایک برفانی علاقہ سے گزرتا ہے اور اس وقت گزرتا ہے جب برف پڑ رہی ہے۔ بارش برس رہی اور ہوا تیز چل رہی ہے۔ مگر وہ اس برف باری اور بارش اور ہوا کی تیزی میں بھی ایک دن میں پندرہ پندرہ بیس بیس میل سفر کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ ان حالات میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا اور اگر اسے کچھ تکلیف محسوس ہوتی ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ یہ کرتا ہے کہ برف کو کپڑوں اور ہاتھ پاؤں سے جھاڑ دیتا ہے اور پھر بڑی بے پروائی کے ساتھ چل پڑتا ہے۔ پھر ہمیں ایک ایسا آدمی بھی نظر آتا ہے کہ وہ اس برف میں بغیر بوٹ کے نہیں چل سکتا اس کے پاؤں میں ایسے بوٹ ہوں جو برف کی سردی سے بچا سکیں تب وہ اس برف میں سفر کر سکتا ہے۔ پھر ایک تیسرا آدمی ہمیں ایسا نظر آتا ہے کہ وہ بغیر موٹی جرابوں اور بوٹوں کے اس میں نہیں چل سکتا۔ پھر ایک اور آدمی ہمیں ایسا نظر آتا ہے کہ وہ اس سردی اور برفانی علاقے میں موٹی جرابوں اور بوٹوں کے ساتھ بھی نہیں چل سکتا جب تک اس کے پاس کوئی گاڑی اور سواری کا انتظام نہ ہو۔ اسی طرح پھر ایسے لوگ بھی نظر آتے ہیں کہ جو شہر کی گلیوں کی ہوا کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر ایسے لوگ بھی نظر آتے ہیں کہ جو گھروں کے صحن میں نہیں بیٹھ سکتے ان کو نہ گلیوں کی ہوا موافق آتی ہے۔ نہ گھروں کے صحنوں کی ہوا کو وہ برداشت کر سکتے ہیں بلکہ وہ گھر کے کمرے میں آرام پاتے ہیں پھر ایسے کمزور بھی ہوتے ہیں کہ جو کمرے میں بھی بغیر آگ کے نہیں بیٹھ سکتے اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی حس اس قدر باریک ہوتی ہے کہ وہ آگ سے بھی آرام نہیں پاتے ان کو گرم کپڑوں اور بستر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی وہ گنٹھیا وغیرہ شدید امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیا ان مختلف احساس والے انسانوں کے

اس اختلاف اور کھلے کھلے فرق کو دیکھ کر

ایک شخص تو برف کی بھی کچھ پروا نہیں کرتا اور ایک بند کمرے میں آگ اور گرم کپڑوں اور بستر کی موجودگی میں بھی اس سردی سے دکھ پاتا ہے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایک ہی علاقہ میں ان تمام قسم کے آدمیوں کے لئے الگ الگ سردیاں ہیں۔ نہیں۔ سردی ایک ہی ہے۔ فرق اگر ہے تو احساسات کا فرق ہے کہ ایک تو تیز ہوا اور سردی کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ مگر ایک اس سردی میں گرم کپڑوں اور آگ سے بھی آرام نہیں پاتا۔ اسی طرح ایک وہ ہے جو سخت گرمی میں جس وقت تیز لو چل رہی ہو اور تمازت آفتاب سے بدن جھلسے جاتے ہوں ننگے پاؤں گاتا ہوا بلکہ سر پر بوجھ اٹھائے ہوئے مزے کے ساتھ چلا جاتا ہے۔ مگر ایک وہ ہوتا ہے کہ گھر میں بیٹھا ہوا ہے۔ کمرہ چھڑکاؤ وغیرہ کر کے سرد کیا ہوا ہے برف کا ٹھنڈا پانی اور شربت موجود ہے اور خس کی ٹٹیاں بھی لگی ہوئی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ ہائے ہائے اور اُف اُف کر رہا ہوتا ہے لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں کے لئے الگ الگ گرمی پڑ رہی ہے۔ نہیں گرمی تو ایک ہی ہے ہاں دونوں کے احساسات میں بہت بڑا فرق ہے۔ ایک کی حس تو اتنی کمزور ہے کہ شدید سے شدید مشقت اور محنت کی بھی اسے ایسی گرمی میں کچھ پروا نہیں اور ایک کی حس اتنی تیز ہے کہ وہ پنکھے اور برف کے پانی اور کمرے کو چھڑکاؤ وغیرہ سے سرد کر کے بھی تڑپتا اور بے چین ہوتا ہے یہ تو ایک حس کا ذکر ہے

اور انسان میں کئی حسیں ہیں

ایک سونگھنے کی حس ہے اس کے متعلق بھی دیکھو کس قدر فرق ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی ناک کی حس اس قدر تیز ہوتی ہے کہ وہ باریک در باریک اور خفیف سے خفیف بو اور خوشبو کو محسوس کر لیتے ہیں اور میں تو کہوں گا ان کی اس حس کی تیزی ہی ان کی بہت سی بیماریوں کا موجب ہو جاتی ہے۔ میرا اپنا ہی یہ حال ہے کہ میری ناک کی حس اس قدر تیز ہے کہ بعض وقت میری بیماری کا موجب ہو جاتی ہے۔ میری

یہ حس اس قدر تیز ہے کہ میں بھینس کا دودھ سونگھ کر بتا سکتا ہوں کہ اس نے کیا کیا چارہ کھایا ہے لیکن ایک وہ لوگ ہوتے ہیں کہ خطرناک سے خطرناک بو والی گیس کی بو سے بھی ذرا متاثر نہیں ہوتے۔ بلکہ اس سے راحت محسوس کرتے ہیں۔

ایک شخص نے ایک طالب علم کا مجھ سے ذکر کیا کہ کالج میں اس کو ایسی گیس سے جس کی بو تمام گیسوں سے بری تھی

ایسی مناسبت پیدا ہو گئی تھی

کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ وہ اس گیس کی نلکی کھول کر اپنی ناک کے ساتھ لگا کر لیٹا ہوا تھا اسی طرح ہمارے پاس ایک ملازم تھا اسے مٹی کے تیل کی بھی بو نہیں آتی تھی لوگ یونہی کہتے ہیں کہ اس میں بو ہوتی ہے۔ میں تو اسکو پی بھی جاتا ہوں وہ بعض وقت دال میں بھی ڈالی لیا کرتا تھا۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ کس طرح تیل پیتا ہے۔ اسے پیسے دے کر تیل پلایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے اس کو کہا پیرا (یہ اس کا نام تھا) اگر تو مٹی کے تیل کی بوتل پی جاوے تو میں تجھے آٹھ آنے دوں گا۔ چنانچہ وہ پی گیا۔ اب یہ حسوں کا ہی فرق ہے کہ ایک تو خفیف سی خفیف بو کو بھی محسوس کرتا ہے اور ایک کو مٹی کے تیل کی بو کا بھی کچھ احساس نہیں ہوتا۔ ایک میرے جیسا آدمی جو دودھ سونگھ کر یہ معلوم کر لیتا ہے کہ بھینس نے کیا چارہ کھایا اور ایک دوسرا ہے جو سخت بدبودار گیس کی نلکی کھول کر اپنی ناک سے لگا کر کچھ بدبو محسوس نہیں کرتا بلکہ اس کو فرحت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔

جب اتنا فرق ان مادی امور میں پایا جاتا ہے تو کیسے نادان ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں

کہ روحانی امور کے اثرات

چونکہ ہمیں معلوم نہیں ہوتے اس لئے ان کا کوئی فائدہ اور اثر نہیں وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ نماز کا کوئی اثر نہیں ہوتا یا روزے کا کوئی اثر نہیں محسوس کرتے تو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ واقعہ میں بھی نماز اور روزے کا کوئی اثر نہیں۔ اس کے تو محض یہ معنے ہیں کہ ان کی روحانی حس ایسی کمزور ہے کہ وہ نماز اور روزے کے اثر کو محسوس نہیں کر سکتے کیا پیرے کے یہ کہنے سے کہ مٹی کے تیل میں مجھے کوئی بو نہیں آتی۔ مٹی کے تیل میں بو نہیں رہتی یا اس کی شہادت سے کوئی تسلیم کر سکتا ہے کہ واقعہ میں مٹی کے تیل میں کوئی بو نہیں۔ اسی طرح کیا وہ شخص جو نہایت خطرناک بو والی گیس کی نلکی ناک سے لگا لیتا اور کہتا اس میں کوئی بو نہیں اس کی اس شہادت سے کوئی تسلیم کر سکتا ہے کہ واقعہ میں اس گیس میں کوئی بو نہیں اس طرح کیا وہ شخص جو سخت تیز دھوپ میں من یا ڈیڑھ من بوجھ اٹھائے ہوئے مزے

کے ساتھ گاتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اس کی اس حالت سے کوئی یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ دھوپ میں گرمی نہیں رہی یا وہ شخص جو سخت سردی اور برف میں سفر کرتا ہے اور وہ اس سردی کو محسوس کو نہیں کرتا۔ اس کی اس حالت کو دیکھ کر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کو چونکہ سردی محسوس نہیں ہوتی اس لئے اس سردی اور برف کا کوئی اثر ہی نہیں۔ ایسی حالت میں ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ جن کی حسّیں باریک اور تیز ہیں کیا وہ ایسی سردی یا گرمی یا لُو محسوس کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر ایسے لوگ موجود ہوں اور بکثرت موجود ہوں تو پھر ان اشیاء کے اثر سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح روحانی امور میں بھی

ہمیں ان لوگوں کو دیکھنا چاہیئے

جن کی روحانی حسیں تیز ہیں اور وہ روحانی امور کے اثرات کو محسوس کرنے کے اہل ہیں اگر ایسے لوگ بکثرت پائے جائیں جو نماز اور روزہ کے اثرات کو محسوس کریں اور وہ ان کے اثرات کی شہادت اور گواہی دیں تو پھر ان دوسرے لوگوں کو جن کی حسیں موٹی ہیں روحانی امور کے اثرات کو ماننا اور تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور خواہ ان کو ان کے اثرات محسوس نہ بھی ہوں۔ تو بھی ان کے لئے انکار کی گنجائش نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کسی شہر میں چند شہری آپس میں ذکر کر رہے تھے کہ تِل بہت گرم ہوتے ہیں ایک پاؤ تِل کوئی کھا نہیں سکتا۔ اگر کوئی کھائے تو فوراً بیمار ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی ایک پاؤ تِل کھائے اور بیمار نہ ہو جائے۔ اسی گفتگو کے دوران میں ایک نے کہا کہ اگر کوئی اتنے تِل کھائے تو میں اسے پانچ روپے انعام دوں۔ کوئی زمیندار وہاں سے گزر رہا تھا اور زمیندار بھی کوئی اکھڑ زمیندار تھا وہ

نہایت تعجب اور حیرت سے

ان کی باتیں سنتا رہا اور خیال کر رہا تھا کہ عجیب بات ہے ایسے مزے کی چیز کھانے پر پانچ روپے انعام بھی ملتے ہیں۔ اس نے آگے بڑھ کر پوچھا ٹہنیوں سمیت کھانے ہیں یا بغیر ٹہنیوں کے۔ یہ اس نے اس لئے پوچھا کہ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ بغیر ٹہنیوں کے پاؤ بھر تِل کھانے سے پانچ روپے انعام کیونکر دیں گے۔ گویا وہ ٹہنیوں سمیت بھی کھانے کے لئے تیار تھا۔ حالانکہ باتیں کرنے والے اتنے تِل کھانا ناممکن خیال کر رہے تھے۔ اب ان دونوں کے

احساس میں کتنا بڑا فرق

ہے۔ ایک تو وہ ہیں کہ پاؤ بھر تِل کھانے ناممکن خیال کرتے ہیں اور ایک وہ جو معہ ٹہنیوں کے کھانے کے لئے تیار ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ بغیر ٹہنیوں کے تو یہ بہت معمولی مزے کی بات ہے۔ اس پر کب پانچ روپے مل سکتے ہیں؟

پس دنیا میں جس قدر فرق ہے وہ احساسات کا ہے۔ ورنہ نتائج اور کیفیات میں کوئی فرق نہیں۔ گرمی اور سردی جو اثر ایک تیز حس والے انسان پر کرتی ہے۔ وہی اثر ایک کم حس والے انسان پر بھی کرتی ہے۔ لیکن ایک تو اس کے اثر کو محسوس کرتا ہے اور دوسرا اپنے احساسات کی کمی کی وجہ سے اس کے اثر کو محسوس نہیں کرتا۔ اسی طرح

سورج کی روشنی

کو لوگ دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں جو اس کی اہلیت رکھتے ہیں مگر جو اس کے اثر کو محسوس کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ان کو روشنی نہ پہونچ رہی ہو۔ یا دھوپ کے جو اثرات ہیں وہ ان پر نہ ہو رہے ہوں۔ وہ اثر دونوں پر ہوتے ہیں ان پر بھی جو انہیں محسوس کرتے ہیں اور ان پر بھی جو محسوس نہیں کرتے۔ گویا علیٰ قدر مراتب اثرات پہونچ رہے ہیں اگر پہنچ ضرور رہے ہیں۔ آگے جو فرق ہے وہ ان کے احساس میں ہے۔

پس جب مادی امور

علیٰ قدر مراتب اثرات

مرتب ہو رہے ہیں۔ خواہ کوئی محسوس کرے خواہ نہ کرے۔ پس یہ کس قدر غلط بات ہے کہ اگر ایک شخص نماز کے اثرات کو محسوس نہ کرے اور یہ کہہ دے کہ نماز کا کوئی فائدہ اور اثر ہی نہیں ہاں وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اپنے روحانی احساسات کی کندی کی وجہ سے اس کا کوئی فائدہ مجھے نظر نہیں آتا اور اس کا کوئی اثر مجھے محسوس نہیں ہوتا۔ ورنہ اس کا اثر اس کو بھی ہوتا ہے جو اس کے اثر کو محسوس کرتا ہے اور اس کو بھی جو محسوس نہیں کرتا۔ گو دونوں کو اثر علیٰ قدر مراتب پہنچتا ہے۔

بہرحال روحانی معاملہ میں روحانی امور کے اثرات کے متعلق بھی ان لوگوں کی شہادت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ جن کی روحانی حسیں کمزور اور کند ہیں اور انہی کی بات تسلیم کرنی پڑے گی جو

روحانی امور کے اثرات

کے محسوس کرنے کے اہل ہیں وہ اگر کہہ دیں اور شہادت دیدیں کہ نماز روزہ کا فائدہ ہوتا ہے۔ اور ان کے اثر کو ہم محسوس کرتے ہیں۔ تو پھر دوسرے لوگوں کو بھی جن کی حسیں موٹی ہوتی ہیں اور وہ ان کے اثرات اور فوائد کو محسوس نہیں کر سکتے قبول کرنا پڑے گا کہ بے شک ان کے فوائد ہیں۔ تو نمازوں اور روزوں میں ضرور فوائد ہیں مگر ان کے اثرات کو وہی محسوس کرتے ہیں جو ان کے اہل ہیں۔ گو دوسرے لوگ ان کو محسوس نہ بھی کریں لیکن ان کا فائدہ ان کو بھی ضرور پہنچتا ہے۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ قطع نظر اس سے کہ روزہ ایک عبادت ہے اس میں ایسی

روحانی راحت اور سکون

حاصل ہوتا ہے جو یقیناً جب روزہ نہیں ہوتا محسوس نہیں ہوتا روزہ میں ایسی حالت ہوتی ہے گویا جس طرح سخت سردی یا بارش میں چلتے چلتے انسان ایک گرم مکان میں داخل ہو جائے۔ جس طرح وہ اس وقت گرمی سے یکدم آرام اور اطمینان میں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ رکھ کر انسان اطمینان اور آرام حاصل کرتا ہے لیکن ایسا احساس انہیں کو ہوتا ہے جن کی حسّ تیز ہوتی ہے۔ وہ اسکو ایسا محسوس کرتے ہیں کہ جس طرح وہ روزہ رکھنے سے پہلے روحانیت کے سورج سے دُوری کی وجہ سے تکلیف اٹھا رہے تھے لیکن روزہ رکھتے ہی وہ اسکے قریب آ گئے اور ان کے اعصاب کو قرار اور اطمینان اور ایک قسم کا سکون حاصل ہو گیا۔

پس ایک شخص جس کی حس بہت موٹی ہو۔ وہ اگر کسی امر کے اثر کو تسلیم نہیں کرتا۔ تو اس کے اس خیال کی وجہ سے باقیوں کے تجربے اور شاہدے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شخص کہتا ہے کہ خدا کو میں نے نہیں دیکھا۔ خدا کوئی نہیں لیکن دوسرے مشاہدوں کی اس شہادت کی موجودگی میں کہ ہم نے خدا کو دیکھا ہے اور وہ ہم کو نظر آیا ہے۔ اس کی بات کو کب وقعت حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ایک شخص یہ کہتا ہے کہ خدا کلام نہیں کرتا۔ اس کی اس بات کو ہم اس کا خیال کہہ سکتے ہیں لیکن وہ لاکھوں انسان جنہوں نے خدا کے کلام کو سنا اور وہ روحانی امور کے اثرات کے شاہد ہیں۔ ان کی شہادت کا کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پس روحانی امور میں بھی اسی طرح فوائد اور اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس طرح جسمانی اور مادی امور میں انسان نفع یا نقصان حاصل کرتا ہے۔ گو وہ محسوس کرے یا نہ کرے

مگر میرے نزدیک جس چیز سے دنیا کو نقصان پہنچتا ہے اور ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار پہنچتا ہے وہ ہر ایک امر کے اس نقطہ وسطی کو ترک کرنا ہے جس کے بغیر نتائج پیدا نہیں ہو سکتے۔

مَیں نے دیکھا ہے

عام طور پر لوگ ایک پہلو کی طرف جھک جاتے ہیں۔ کئی ہیں جو نمازوں میں سست ہیں اور باقاعدہ وقت پر نمازیں ادا نہیں کرتے۔ کئی ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں۔ لیکن باجماعت نماز نہیں پڑھتے۔ یا کم از کم نماز باجماعت ادا کرنے کا ان کو خیال نہیں ہوتا۔ لیکن روزوں کے ایام میں وہ روزوں کی ایسی پابندی کریں گے کہ خواہ ڈاکٹر بھی ان کو کہہ دے کہ تمہارے حق میں روزہ اچھا نہیں اور تم خطرے میں پڑ جاؤ گے تب بھی وہ روزہ ترک نہیں کریں گے۔ حتیٰ کہ بیماری میں بھی روزہ رکھیں گے پھر کئی ہیں جو چھوٹے

بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں

حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ میرے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں۔ جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سال سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے۔ اور یہی بلوغت کی حد ہے۔

میرے نزدیک اس سے پہلے بچوں سے روزے رکھوانا ان کی صحت پر بہت بُرا اثر ڈالتا ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ ان کے لئے ایسا ہوتا ہے جس میں وہ طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہوتے ہیں پس جس زمانہ میں وہ طاقت اور قوت کے ذخیرہ کو جمع کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کی طاقت کو دبانا اور بڑھنے نہ دینا۔

ان کیلئے سخت مضر ہے

دیکھو اَنجیل کے انجن یا دوسرے انجنوں کی زائد سٹیم چھوڑی جاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں کیا جاتا کہ جس وقت کہ سٹیم انجن میں تیار ہو رہی ہو۔ اور کافی مقدار تک نہ پہنچی ہو اسی وقت نکال دی جائے۔ دریا کو بند لگا کر دوسری طرف نہر کے ذریعے پانی کا رخ تبھی بدلا جاتا ہے جبکہ دریا میں پانی زیادہ ہو۔ لیکن اگر دریا میں پانی کافی نہ ہو تو پھر اس سے پانی نہیں نکالا جاتا۔ پس جس زمانہ میں بچہ طاقت پیدا کر رہا ہو اس کو روزہ نہ رکھوانا چاہیئے تاوقتیکہ اس کی عمر پندرہ سال کی نہ ہو جائے کیونکہ اس سے پہلے بچہ پر روزہ فرض نہیں ہوتا تو نہ صرف یہ کہ اسی عمر میں بچوں سے روزے نہ رکھوائیں بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ روزے نہ رکھیں۔ کیونکہ بچوں کو خود بھی شوق ہوتا ہے کہ روزہ رکھیں۔ بارہ سال سے کم عمر کے بچے سے روزہ رکھوانا تو میرے نزدیک جرم ہے اور بارہ سال سے ۱۵ سال کی عمر کے بچے کو اگر کوئی روزہ رکھواتا ہے تو غلطی کرتا ہے۔ پندرہ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اسکے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر روزہ کا رعب ڈالتے تھے۔ تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہیئے۔ اسکے بعد جب ان کا وہ زمانہ آ جائے۔ جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو پندرہ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال اس سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں اس طرح بتدریج اس وقت ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے۔

اس کے مقابلہ میں میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور

چھوٹی چھوٹی وجہ کی بنا پر روزہ ترک کر دیتے ہیں

بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤں گا میں نے تو آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے۔ جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیسا پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑے گا تو ضرور ضعف بھی ہو گا اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے اور اسے ضعف نہ ہو۔ بلکہ اسکے اندر طاقت اور قوت پیدا ہو جائے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو یہ نشان بطور اعجاز عطا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھ مہینے متواتر روزے رکھے اور دو تین تولے سے زیادہ آپ کی غذا نہ ہوتی تھی مگر آپکو کوئی ضعف نہ ہوا بلکہ معجزانہ طور پر اس سے آپ کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی۔ اس معجزانہ حالت سے الگ ہو کر کوئی آدمی ہمیں ایسا نظر نہیں آتا جسے روزے سے ضعف نہ ہو۔ اس لئے اس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے

کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو۔ کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرے لیکن کسی کو بیماری اس قسم کی ہو کہ وضو کرنا اسے کوئی نقصان نہ دیتا ہو بلکہ اگر اس بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وہ وضو کرے تو اسے فائدہ ہوتا ہو۔ تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہو گا اسی طرح وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہو گا۔ بیماری سے مراد وہی بیماری ہو گی جس کا روزہ سے تعلق بھی ہو اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو اس میں مبتلا روزہ ترک کر سکتا ہے کیونکہ جب روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے تو وہ بڑھ جائے گی۔

میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔

نزلہ کے نتیجہ میں

انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اب روزے کی وجہ سے جب وہ پیاس کو دبائے گا تو وہ اور بھی زیادہ بڑھے گی اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے پس بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہو گا۔ اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح بعض بیماریاں دیکھنے میں بہت بڑی ہوں گی لیکن روزے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے روزہ ان میں ترک کرنا جائز نہیں ہو گا۔

اور بعض اوقات تو

خود روزہ صحت کا باعث بن جاتا ہے

میں اپنی ذات کے متعلق ہی بتاتا ہوں۔ میں عام طور پر بیمار رہتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی بیماری کے متعلق یہ فیصلہ کرنے کی سمجھ دی ہے کہ اس پر روزہ رکھنے سے کیا اثر پڑے گا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اس میں غلطی نہیں کر سکتا بلکہ بعض دفعہ میرا اندازہ بھی غلط نکلتا ہے۔ انہی ایام میں میں نے اپنی حالت کا جب اندازہ لگایا تو میں نے محسوس کیا کہ اگر میں روزہ رکھوں تو برداشت نہیں کر سکوں گا مگر بیماری پر اثر نہیں پڑے گا۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر میں نے پہلا روزہ رکھا جس سے نہ صرف کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ طبیعت میں بشاشت پیدا ہوئی۔ تب میں نے سمجھا اپنی بیماری کے متعلق جو میرا خیال تھا کہ شائد روزہ رکھوں تو کوئی نقصان نہ ہو وہ ٹھیک ہے اور جو خطرہ تھا کہ ممکن ہے نقصان ہو۔ وہ غلط تھا۔ پس جس بیماری پر روزہ کا کوئی اثر نہ ہو اس پر اس بیماری کا حکم عائد نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے روزہ ترک کر دیا جائے۔ ہاں اگر روزہ کا بیماری پر اثر پڑتا ہو اور جس حالت میں ڈاکٹر یہ مشورہ دے کہ اس بیماری میں روزہ سے نقصان پہنچے گا اس میں روزہ ترک کرنا چاہیئے۔ پس جہاں میں بلا وجہ اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے کے سخت خلاف ہوں۔ وہاں میں ان لوگوں کے اجتہاد کا بھی قائل نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انسان جب مرنے لگے تب روزہ چھوڑے ورنہ نہ چھوڑے ایسا کوئی حکم شریعت میں نہیں آیا۔ قرآن کریم میں صاف حکم ان کنتم مرضیٰ ہے۔

پس جس مرض پر کہ روزے کا برا اثر پڑتا ہو۔ خواہ وہ نزلہ ہی ہو مثلاً مجھے اگر نزلہ ہو تو میں روزہ نہ رکھوں گا۔ پس ایسے مرض میں خواہ وہ خفیف ہی ہو۔ روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اور اگر کوئی روزہ رکھے تو اس کا روزہ نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کے بدلے اس کو پھر روزہ رکھنا پڑے گا۔ پس جو لوگ محض ایک ہی طرف جھک جاتے ہیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں انکو

درمیانی حالت اختیار کرنی چاہیئے

اور ان مبارک دنوں سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیئے یعنی جب تو ایسی بیماری ہو جس پر روزہ کا برا اثر پڑتا ہو۔ تو خواہ کتنی ہی خفیف ہو۔ روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اور اس معاملہ میں لوگوں کی کچھ پروا نہ کرنی چاہیئے کہ وہ کیا کہتے ہیں یا کیا کہیں گے۔ ایسی حالت میں جو لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ خواہ بیمار ہیں مگر ہم برداشت کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ برداشت کا تو سوال ہی نہیں۔ سوال تو بیماری کا ہے۔ ہر بیماری جو روزے سے بڑھے اس میں روزہ مت رکھو۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایسا بھی نہ کرو کہ محض وہموں کی بنا پر روزہ ترک کر دو کہ شائد روزہ رکھنے سے ہم بیمار نہ ہو جائیں۔ یا روزہ رکھنے سے ہم کمزور ہو جائیں گے۔ اس طرح روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔

ایک کمزوری تو بڑھاپے کی وجہ سے یا دائمی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایسے آدمی کو اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے لیکن ویسے جس کو کمزوری کا دہم ہو ایسی حالت والوں کو بھی جب تک کہ ڈاکٹر مشورہ نہ دے روزہ رکھنا چاہیئے۔

میں دوستوں کو پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

افراط تفریط سے کام نہ لیں

اور اس مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنی روحانیت کو بڑھائیں۔ جس طرح حس کم ہوتی ہے وہ بڑھتی بھی ہے۔ اسی طرح احساسات بھی بڑھ سکتے ہیں۔ اور انسان اپنے جسم کے اندر روحانیت کا ایک نمایاں اثر محسوس کرتا ہے۔

چونکہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اسلئے میں نے اسی کے متعلق خطبہ پڑھا ہے اور چونکہ اس مبارک مہینہ میں

دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں

اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کریں اور سلسلہ کے راستہ میں جو روکیں ہیں ان کے دور ہونے اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے بہت دعائیں کریں۔

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں احمدی مبلغین کی تبلیغی تربیتی اور تعلیمی مساعی

اکیاون (۵۱) افراد کا قبولِ حق۔ تبلیغی دورے۔ ملاقاتیں۔ تقاریر اور لٹریچر کی تقسیم

(از مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ ٹانگانیکا بتوسط وکالت تبشیر)

تبلیغی دورہ

۱۰ ستمبر میں مکرم مشنری انچارج مولانا محمد منور صاحب نے بعض جماعتوں کا دورہ کیا جس کی وجہ سے جماعتوں میں بیداری کی نئی لہر دوڑ گئی آپ ۲۹/۸/۶۲ کو بذریعہ بس لنڈی روانہ ہوئے تین سو میل کا سفر کر کے آپ اگلے روز وہاں پہنچے ۳۱ تاریخ کو جمعہ کے خطبہ میں آپ نے احباب جماعت کو اتحاد اور ایمان کامل کی طرف توجہ دلائی بعد میں دوستوں سے ملاقات بھی کی اگلے روز آپ افریقن مبلغین شیخ احمد شاک صاحب اور شیخ معاذ صاحب کے ہمراہ مشامہ گئے یہ جگہ لنڈی سے ۴۰ میل کے فاصلے پہ ہے جہاں احمدیہ مسجد بھی موجود ہے یہاں آپ نے احباب جماعت سے خطاب کیا اور انھیں نظام وصیت اور دیگر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی بعد میں دوستوں سے وہاں کی مسجد کی مرمت کے بارہ میں مشورہ کیا اسی شام آپ نے پانچ افراد سے مذہبی مبادلہ خیالات کیا

۲ ستمبر ۶۲ء کو آپ واپس لنڈی کی طرف روانہ ہوئے رستہ میں ۲۵ میل کے فاصلے پر نگویو میں آپ نے قیام کیا یہاں کی جماعت کو آپ کی آمد کی اطلاع ہو چکی تھی چنانچہ قریبی دیہات سے بھی احمدی احباب وہاں پہنچ گئے جماعت نے آپ کے اعزاز میں ایک پارٹی کا اہتمام کیا جس میں ساٹھ کے قریب غیر از جماعت افریقن بھی شامل ہوئے اس موقعہ پہ آپ نے جماعتی تنظیم اور اشاعت اسلام پر تقریر کی اس اجلاس کی صدارت وہاں کے ایک سابق LIWALI نے کی۔ عشاء کی نماز کے بعد آپ نے وہاں کے ایک نمبردار اور ایک معلم سے طویل گفتگو کی جو نصف شب تک جاری رہی اگلی صبح آپ لنڈی روانہ ہوئے

۴ ستمبر ۶۲ء کو آپ نے لنڈی کے گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں (نارم فورتھ سٹینڈرڈ کیمبرج) کے طلبہ سے خطاب کیا موضوع تھا "اسلام — امن و سلامتی کا مذہب"۔ تقریر کے بعد طلباء نے متعدد سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے اس سکول کے پرنسپل مکرم سید میر درشاہ صاحب ابن حضرت ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب آف نیروبی ہیں اسی دن آپ لنڈی سے دس میل کے فاصلہ پر واقع احمدیوں کی چھوٹی سی بستی کی طرف روانہ ہوئے جس کا نام انھوں نے احمدیت کے ساتھ محبت کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری کے بعد قادیان رکھا ہوا ہے آپ نے وہاں ایک گھنٹہ تک احباب سے خطاب کیا اور بعد میں بھی دیر تک دوستوں سے گفتگو ہوتی رہی ۶ ستمبر ۶۲ء کو آپ نے لنڈی کے تجارت پیشہ تعلیم یافتہ احباب سے ایک گھنٹہ تک خطاب کیا۔

۷ ستمبر کو آپ نے گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں دوسری تقریر "فضائل اسلام" پر کی نیز پردہ حرام و حلال کھانوں سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے اسی شام جماعت کی طرف سے آپ کو کمیونٹی سنٹر میں چائے کی دعوت پر مدعو کیا گیا۔ جس میں ایک صد کے قریب افریقن احباب بھی موجود تھے آپ نے وہاں سواحیلی زبان میں ایک گھنٹہ تک "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقریر کی اجلاس کی صدارت وہاں کے LIWALI نے کی۔

۹ ستمبر کو آپ واپس دارالسلام لوٹے رستہ میں بھی ہمسفروں سے مبادلۂ خیالات ہوا اور اس طرح یہ دورہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

بوہرہ کمیٹی کے داعی ڈاکٹر طاہر سیف الدین صاحب کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر مکرم مشنری انچارج صاحب بھی مدعو تھے اس موقعہ پر آپ نے وزیر قانون، سپیکر ٹانگانیکا، پارلیمنٹ اور دیگر معززین سے ملاقات کی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں گو امکے ایک عیسائی دوست سے مبادلہ خیالات کی توفیق ملی جب میں نے مسیح ؑ کے ابن اللہ ہونے اور نیز کفارہ کے عقیدہ کی تردید میں ابھی چند دلائل ہی رکھے تو وہ خود ہی کہنے لگے کہ واقعی عیسائی معتقدات عقل کو اپیل نہیں کرتے نیز یہ بھی کہا کہ میں عیسائی عقائد سے کبھی تنگ (؟) بیزار ہی ہوں خاکسار نے انھیں لٹریچر بھی دیا۔ ایک عیسائی مسٹر فرانسس سے کفارہ اور ابن اللہ کے عقائد پر گفتگو کی۔ مسٹر کرسٹوفر یہاں کے ایک قریبی علاقہ KINONDONI سے مذہبی گفتگو کے لئے آئے ان سے خاکسار نے طویل گفتگو کی، ان کے ساتھ ایک سنی افریقن دوست بھی تھے ان سے بھی احمدیت کے امتیازی مسائل پر بات چیت ہوئی علاقہ KINONDONI جو دارالسلام سے تین چار میل کے فاصلہ پر ہے وہاں مجھے تین بار جانے کا موقع ملا ہر بار میرے ہمراہ افریقن معلم عبدہ عمران صاحب بھی تھے وہاں ہم نے متعدد احباب سے گفتگو کی اور لٹریچر تقسیم کیا مکرم عبدہ صاحب نے وہاں پچاس افراد کے مجمع سے مسلسل تین گھنٹوں تک خطاب کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے مجھے وہاں کے پادری صاحب سے گفتگو کا بھی موقع ملا نصف گھنٹہ تک ان سے تثلیث کفارہ اور دیگر عیسائی عقائد پر دلچسپ گفتگو ہوئی ایک اینگلیکن ہمارے مشن ہاؤس تشریف لائے مکرم مشنری انچارج صاحب اور خاکسار نے ان سے کفارہ وغیرہ پر جب گفتگو کی تو وہ بہت جلد لاجواب ہو گئے

پھر مکرم مشنری انچارج صاحب نے انھیں اسلام کی خوبیاں بتائیں اور اسلام کی طرف دعوت دی آخر میں ہم نے انھیں کتاب "ISLAM" تحفۃً دی۔ اسی طرح تین دیگر یورپین ہمارے مشن ہاؤس میں آئے ابھی ہم نے ان سے ابن اللہ کے موضوع پر بات شروع ہی کی تھی کہ وہ کہنے لگے ہم دیگر عیسائیوں کی طرح نہیں بلکہ ہمارا عقیدہ یہی ہے جو آپ کا ہے کہ ایسے الفاظ مسیح ؑ کے حق میں استعارۃً استعمال ہوئے ہیں جیسا کہ بعض دیگر افراد کے متعلق بھی انھوں نے ہمارے انگریزی ترجمۃ القرآن کو دیکھ کر بہت تعریف کی انھیں لٹریچر بھی دیا گیا۔

ایک بار مجھے معلم عبدہ عمران صاحب معلم کے ہمراہ مارکیٹ میں جا کر تبلیغ کا موقع ملا یکصد کے قریب افراد کے مجمع سے ہم نے گفتگو کی۔ ان کے سوالات کے جواب دیئے اور ان میں پمفلٹ تقسیم کئے۔

ایک افریقن طالب علم ابراہیم صاحب کے ہمراہ ایک افریقن دوست عبداللہ موسٰے اور ان کے بھائی سے ملاقات کی اگلے دن وہ دونوں ہمارے مشن ہاؤس میں بھی آئے ان سے طویل گفتگو ہوئی

ایک افریقن ایجوکیشن آفیسر جو کہ مسلمان ہیں روزانہ مجھ سے عربی پڑھنے کے لئے بعد نماز مغرب ہمارے مشن ہاؤس میں آتے ہیں انہیں عربی سیکھنے کا بہت شوق ہے ساتھ ساتھ ان سے مذہبی تبادلہ بھی ہوتا رہتا ہے وہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے بہت متاثر ہیں میں نے تحریک جدید کے نظام کو بالتفصیل ان کے سامنے بیان کیا جس سے وہ بہت خوش ہوئے اور اگلے دن جب آئے تو ۲۰/- شلنگ کی رقم تحریک جدید میں چندہ کے طور پر دی کہ

مکرم مشنری انچارج صاحب نے TAPA کے سیکرٹری مسٹر [illegible] WAZIRI سے ملاقات کی اور ان تک پیغام اسلام پہنچایا نیز چار نئے ایریا کمشنروں کے تقرر پر انھیں مبارکباد کے خطوط لکھے اور انہیں بعض اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی

ہمارے ٹبورا کے مبلغ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب عرصہ سے ایک گورنمنٹ مڈل سکول ٹبورا کے ٹیچر کو تبلیغ کر رہے تھے ان کا نام عبداللہ ہے وہ احمدیت سے بہت متاثر تھے انھوں نے مکرم چوہدری صاحب موصوف کو کھانے پر مدعو کیا جہاں دیر تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی اور آخر کو عبداللہ صاحب نے احمدیت قبول کر لی فالحمد للہ نیز آپ نے ایک لیبتھک (؟) [illegible] سے بھی گفتگو کی جس سے ان صاحب میں احمدیت کے مطالعہ کا کافی شوق پیدا ہو گیا۔ آپ نے ایک ۵۰۰ میل کا تبلیغی دورہ کر کے ۲۰۰ پمفلٹ تقسیم کئے اور متعدد افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا آپ نے نڈالا چابوٹوا۔ موٹیسی اینیابا ڈیمبیزی، زلیگا، تلینڈے ۱۱ اساکا اور LOHEMBO کے علاقوں میں مختلف افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا علاوہ ازیں متعدد بار آپ تبلیغ کی خاطر ٹبورا جیل میں جاتے رہے اور قیدیوں کو پیغام احمدیت پہنچاتے رہے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور بھی آپ کے ہمراہ تھے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے متعدد احباب کو تبلیغ کی اور صداقت احمدیت وفات مسیح علیہ السلام کی دیگر ادیان پر فوقیت کے مواضیع پر ان سے مبادلہ خیالات کیا نیز آپ نے بعض اور لوگوں سے بھی گفتگو کی۔

تقاریر:- ۲۵ اگست کو احمدیہ مسلم لٹریری سوسائٹی کے اجلاس میں خاکسار نے انگریزی میں THE EXISTENCE OF ANGELS کے موضوع پر تقریر کی جس میں احباب جماعت کے علاوہ تین غیر از جماعت افریقن بھی شامل ہوئے بعد میں سوالات و جوابات کا دلچسپ سلسلہ بھی نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ مکرم حمیدی مبیانا صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ دارالسلام نے "ہدایت الٰہی" پر سواحیلی زبان میں تقریر کی جس میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ ۴ غیر از جماعت افریقن بھی شامل ہوئے بعد میں سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ ٹبورا نے سنیوں کی دعوت پر ان کی مسجد میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دلچسپ اور پر اثر تقریر کی جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے نیز آپ نے ٹبورا سکول میں معجزات مسیح کی حقیقت اور وفات مسیح پر تقاریر کیں اور KAZIMA سیکنڈری سکول میں ہستی باری تعالیٰ "قرآنی پیشگوئیاں" حرمت لحم خنزیر" اور عدم الوہیت مسیح پر تقاریر کیں اور سامعین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

گوردوارہ میں تقریر:- ٹبورا سوشل سوسائٹی کے ایک مبلغ [illegible] M.D. نے گوردوارہ میں "گورو نانک کا پیغام" کے موضوع پر تقریر کی لیکن تقریر کے دوران ویدک دھرم کی تبلیغ کرتے چلے گئے اور حضرت اسلام کی تردید میں بھی بعض باتیں بیان کیں اس مجلس میں ہمارے مبلغ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بھی موجود تھے چنانچہ صاحب صدر (جو سکھ تھے) کی درخواست پر آپ نے بھی بعد میں تقریر کی جس میں مسٹر SHARMA کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ ہمارے نزدیک بھی گورو بابا نانک صاحب خدا کے بزرگ تھے۔ سکھ صدر نے بعد میں صدارتی ریمارکس کے دوران مکرم چوہدری صاحب کی تقریر کو بہت سراہا اور آنحضرت صلعم کی شان کا اعتراف کیا۔

جلسہ سیرۃ النبی صلعم:- ۹ ستمبر کو ٹبورا کے مشن نے ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا جس میں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے ایک گھنٹہ تک آنحضرت صلعم کی جنگوں اور آپ کے معجزات پر سواحیلی زبان میں تقریر کی صدارت کے فرائض وہاں کے لیوالی صاحب نے انجام دیئے آپ نے صدارتی ریمارکس میں مکرم چوہدری صاحب کی تقریر کی بہت تعریف کی اس اجلاس میں مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور (باقی صفحہ ۶)

مجالس انصار اللہ کیلئے ہدایات

برائے سال ۱۹۶۳ء

از مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے قائد عمومی

قسط نمبر (۲)

قیادت تعلیم

(قائد تعلیم مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ارشاد ہے کہ:-

"مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ کتب سلسلہ کے امتحانوں میں شریک ہونے والوں کی تعداد خدام میں بھی اور انصار میں بھی ابھی تک بہت کم ہے اس کا ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ کوئی خواندہ ممبر انصار اللہ سوائے بیماری یا کسی اور سخت معذوری کے ایسے امتحانوں کی شرکت سے محروم نہ رہے یہ امتحان گویا ایک علمی دوڑ گاہ کا حکم رکھتا ہے اور ضروری ہے کہ ان امتحانوں میں انصار اللہ زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔"

(ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۱۹۶۲ء)

اس ارشاد کی تعمیل میں ہر رکن اپنی لیاقت کے مطابق معیار اول یا معیار دوم کے مندرجہ ذیل امتحانات میں شریک ہوگا۔

نصاب

معیار اوّل:- سہ ماہی اوّل

تاریخ امتحان ۱۵/۳/۶۳ بروز جمعہ برائے ربوہ ۱۷/۳/۶۳ بروز اتوار برائے بیرون جات

سہ ماہی دوم:- تاریخ ۱۴/۶/۶۳ برائے ربوہ ۱۶/۶/۶۳ برائے بیرونجات

(ل) ترجمہ نصف اوّل پارہ پانچ (ب) وضو اذان۔ نیز مسجد میں آنے جانے کی ادعیہ ماثورہ۔

سہ ماہی سوم تاریخ امتحان ۱۳/۹/۶۳ برائے ربوہ ۱۵/۹/۶۳ برائے بیرونجات

(ل) لیکچر سیالکوٹ (ب) کھانے پینے سونے جاگنے کی ادعیہ ماثورہ۔

سہ ماہی چہارم تاریخ امتحان ۶/۱۲/۶۳ برائے ربوہ ۸/۱۲/۶۳ برائے بیرون جات

(ل) آخری پارہ کا ربع اول ترجمہ و حفظ (ب) کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا۔

معیار دوم

سہ ماہی اوّل: ترجمہ نماز نصف۔

(ب) تذکرۃ الشہادتین زبانی سن کر۔

سہ ماہی دوم۔ (ل) قاعدہ یسرنا القرآن یا قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے (ب) ادعیہ ماثورہ حسب معیار اول۔

سہ ماہی سوم۔ (ل) ترجمہ نماز بقیہ نصف (ب) لیکچر سیالکوٹ زبانی سن کر۔

سہ ماہی چہارم (ل) قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے (ب) ادعیہ ماثورہ حسب معیار اول۔

۲۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ۹ سے ۱۴ سال کی عمر کے بچوں کی دینی معلومات کا مقابلہ کا امتحان ہوگا اور حسب قواعد اول و دوم آنے والوں کو انعام دیا جائے گا مقامی بچوں کو ابھی سے تحریک کی جائے کہ وہ اس مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

نصاب امتحان اطفال

(۱) ہمارا رسول۔ (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) ہماری تعلیم (اصلاح و ارشاد سے مفت) (۴) انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلق اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

روزانہ بعد نماز فجر یا مغرب یا دونوں اوقات میں درس کا اہتمام کیا جائے جس میں تفسیر کبیر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حدیث ملفوظات یا تذکرہ سنانے کا انتظام ہو۔

نوٹ: کتب مقررہ برائے امتحان الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

قیادتِ اشاعت

(قائد اشاعت مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی)

۱۔ تمام مجالس انصار اللہ کوشش فرمائیں کہ وہ مجلس مرکزیہ کی اہم علمی اور تربیتی مطبوعات خرید کر اپنے اراکین میں فروخت کریں نیز انہیں غیر از جماعت دوستوں میں بھی زیادہ سے زیادہ تقسیم کرنے کا اہتمام کریں اور اس ضمن میں اپنی مساعی سے متعلق مرکز میں ماہ بماہ رپورٹ بھجوائیں کیونکہ علم انعامی کے استحقاق کے فیصلے کے وقت مجلس مرکزیہ کی مطبوعات کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی مساعی کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا

تفصیل مطبوعات:-

(۱) اقتباسات درثمین فارسی ... قیمت اٹھنے پیسے

(۲) THE NEED OF REVELATION, CO-OPERATION ” ۶۲ ”

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں ۱۲ نئے پیسے

(۴) ایک غلطی کا ازالہ (بلاقیمت بذریعہ زعیم مجلس)

(۵) خلافت (” ”)

۲۔ مجلس شوریٰ ۱۹۶۱ء کے فیصلے کے مطابق "ماہنامہ انصار اللہ" کی اشاعت کو دو ہزار تک بڑھانے کے لئے مجلس مرکزیہ کا ہاتھ بٹائیں اور کوشش فرمائیں کہ آپ کی مجلس میں اس اہم علمی اور تربیتی رسالہ کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا ہو جائیں سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔

۳۔ ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ چندہ مجلس مقامی سے مستقل طور پر ایک ماہنامہ جاری کرائے،

۴۔ انصار اللہ کو زیادہ سے زیادہ اپنے قلمی جوہر کو ترقی دینے کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور ماہنامہ انصار اللہ کے لئے مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر مضامین لکھ کر ارسال کرنے چاہئیں

قیادتِ تجنید

(قائد تجنید مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی)

۱۔ تمام ایسے اصحاب کو مجلس انصار اللہ کا رکن بنایا جائے جو گذشتہ سال کے دوران چالیس سال کی عمر تک پہنچ چکے ہوں

۲۔ ناظمین اضلاع و ناظمین اعلیٰ اس امر کا جائزہ لیں کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جہاں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو۔

قیادت ذہانت وصحت جسمانی

(قائد ذہانت وصحت جسمانی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب)

۱۔ ہر مجلس سال میں اپنے ہاں کم از کم ایکدفعہ پکنک کا اہتمام کرے گی۔

۲۔ صحت کو قائم رکھنے کے لئے ہر مجلس اپنے ہاں سال میں کم از کم ایک دفعہ ورزشی مقابلوں کا اہتمام کرے گی۔

قیادتِ ایثار

(قائد ایثار۔ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

۱۔ تمام مجالس بے کاروں کو روزگار دلانے کی حتی المقدور کوشش فرمائیں۔

۲۔ ہر مجلس نادار مریضوں کے علاج میں امداد کی طرف خصوصیت سے توجہ دے اور بیماروں کی عیادت کے نیک کام کی تحریک کرتی رہے۔

۳۔ ہر مجلس نادار افراد کی فہرستیں تیار کرے اور حتی الوسع ان کی امداد کرتی رہے غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کی امداد کا کام بلاامتیاز مذہب و ملت جاری رکھے۔

۴۔ جسم لباس اور گھر کی صفائی کے علاوہ ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے مکھی اور مچھر کے ...

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا حبوب مفید اٹھرا

قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس ۱۱ تولہ پندرہ روپیہ
علاوہ محصول ڈاک
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

رمضان المبارک کیلئے خاص رعایت: قرآن مجید مترجم حضرت حافظ روشن علی صاحب حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کا مستند ترجمہ تحت اللفظ با محاورہ۔ ہدیہ چھ روپے کی بجائے پانچ روپے قرآن مجید معرا بطرز آسان ہر بچہ بوڑھا پڑھ سکتا ہے۔ ہدیہ پانچ روپے کی بجائے چار روپے۔ تین یا تین سے زائد کے خریدار کو خاص رعایت غریبوں میں تقسیم کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ المشتہر حافظ فیض اللہ مکتبۃ القرآن ربوہ

انسداد کی تدابیر اختیار کی جائیں

۵۔ گھروں اور عام گذرگاہوں پر سایہ دار اور پھل دار درخت لگانے کی تحریک کی جائے۔

۶۔ بڑی مجالس زیادہ سے زیادہ انصار کو فرسٹ ایڈ سکھانے کی کوشش کریں تاکہ بیماروں کے لئے انصار مفید وجود بن سکیں۔

۷۔ مجالس کو اس امر کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ گمشدہ اشیاء ملنے پر ان کو متعلقہ اشخاص تک پہنچایا جائے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دانتوں کا ہسپتال

بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں سونے چاندی کی کھوڑیں بڑی احتیاط سے بھری جاتی ہیں اور جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں آزمائش شرط ہے بینظیر ٹوتھ پوڈر دانتوں کا محافظ قیمت فی شیشی ۸ / م

شیخ سعادت محمود طارق ڈنٹسٹ
غلہ منڈی ربوہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

نور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت اور چمکدار بناتا ہے آنکھوں کی متعدد بیماریوں کا بہترین علاج ہے۔

بچوں، عورتوں اور مردوں کی آنکھوں کے لئے مفید ترین سرمہ ہے

قیمت سوا روپیہ، دس آنہ

نور البٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرہ کے کیل چھائیوں بدنما داغوں جھائیوں اور چھوٹے بالوں کو دور کرنے کے لئے بیحد مفید ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

اکسیر معدہ

پیٹ درد اور بدہضمی دور کرتا ہے بھوک لگاتا اور ہضم کی اصلاح کرتا ہے۔

فی شیشی دس آنہ

شفا پائیوریا

مسوڑھوں کے درد، ورم اور پیپ کو دور کرتا۔ دانتوں کو مضبوط اور صاف کرتا ہے۔

فی شیشی بارہ آنہ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

دیہاتی حکیم ڈاکٹر اور زمیندار احباب!

مطلع رہیں کہ شفتل اور برسیم وغیرہ سے ہونیوالے جانوروں کے مہلک اپھارہ کا موسم شروع ہے اپنے علاقہ اور اپنی ضرورت کے لئے "اکسیر اپھارہ" فوراً منگوالیں۔ ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں یہ اپھارہ غائب ہو جاتا ہے سالہا سال سے یہ دوا اس رعایت سے ملک بھر میں تقسیم کی جارہی ہے کہ غیر مفید ثابت ہو تو قیمت واپس کر دی جائے گی۔

فی پیکٹ ۵۰ پیسے فی درجن۔/۶ روپیہ صرف دو درجن یا اس سے زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
- کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

حب اٹھرا رجسٹرڈ

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل کورس پونے چودہ روپے

حب اماں

بچوں کے سوکھے کا کامیاب علاج فی شیشی دو روپے

بچوں کی چونڈی

دست روکنے کی بہترین دوا۔ فی شیشی ایک روپیہ

مفید النساء

ایام کی بے قاعدگی کی مجرب دوا تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون نمبر ۲۲۵

تار کا پتہ ہینشر پراپرٹی سیالکوٹ

کلیم۔ یونٹ اور جائداد

کی فروخت کے لئے

ہینشر پراپرٹی ڈیلرز

سیالکوٹ

کو یاد رکھیں

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

لبنان عربوں کے داخلی مسائل میں غیر جانبداری کی پالیسی پر گامزن ہے

رشید کرامی کا اعلان ۔ پشاور میں وزیر اعظم لبنان کا شایان شان استقبال

پشاور ۲۹ جنوری۔ وزیر اعظم لبنان مسٹر رشید کرامی کا آج پشاور پہنچنے پر شایان شان استقبال کیا گیا۔ آپ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا، پاکستان نے عربوں کے مسائل خاص طور پر الجزائر، فلسطین اور تونس کی آزادی میں جس گہری دلچسپی اور تعاون کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے عرب پاکستان کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں۔ آپ نے کہا لبنان عربوں کے داخلی مسائل میں غیر جانبداری کی پالیسی پر گامزن ہے اور وہ عربوں کے تنازعات میں قطعاً حصہ نہیں لیتا۔

مسٹر کرامی نے کہا میں نے کراچی میں صدر ایوب کے ساتھ باہمی مفاد کے امور اور مشترکہ مسائل پر تبادلہ خیال کیا ہے اور مجھے پاکستان کا نقطۂ نظر بہت پسند آیا ہے۔ وزیر اعظم لبنان نے اپنے قیام کراچی کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں پاکستان آکر بہت خوش ہوا ہوں۔ مجھے پاکستان کے "عظیم دوست صفت عوام" بہت پسند ہیں۔ میں پاکستانی عوام کے لئے اپنے عوام اور حکومت کی طرف سے نیک تمنائیں لے کر آیا ہوں۔ حقیقت میں پاکستان اور لبنان کے درمیان بڑے خوشگوار اور دوستانہ تعلقات استوار ہیں اور میری دعا ہے کہ یہ تعلقات اور بڑھیں اور ہماری دوستی کے رشتے اور مضبوط ہوں۔

روس کیوبا میں فوجیں جمع کر رہا ہے

واشنگٹن، ۲۹ جنوری۔ وزیر خارجہ ڈین رسک نے سنسنی خیز انکشاف کیا ہے کہ روس کیوبا میں خاصے بڑے پیمانے پر فوجیں جمع کر رہا ہے۔ ڈین رسک ٹیلی ویژن پر اخبار نویسوں کی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں انتہائی مؤثر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس کا جنگی سامان مسلسل کیوبا پہنچ رہا ہے اس میں بڑی قسم کے ٹینک اور جنگی طیارے بھی شامل ہیں۔ ڈین رسک نے بتایا کہ روس کو انتباہ کر دیا گیا ہے کہ امریکہ روس کی اس قسم کی کارروائیوں کو اشتعال انگیزی تصور کرتا ہے۔

صوبہ میں یکساں قوانین نافذ کئے جائینگے

لاہور میں شیخ مسعود صادق کا بیان

لاہور ۲۹ جنوری۔ صوبائی وزیر خزانہ و اطلاعات شیخ مسعود صادق نے آج یہاں اعلان کیا کہ مغربی پاکستان میں رائج قوانین، رولز اور ریگولیشنز کو عنقریب یکساں بنا دیا جائے گا۔ شیخ مسعود صادق حیدرآباد اور خیرپور ڈویژنوں کے پندرہ روزہ دورے سے واپسی پر لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قوانین میں مجوزہ یکسانیت کا مقصد یہ ہے کہ یکسانی

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی (بقیہ صفحہ اول)

نے بھی سیرۃ کے موضوع پر (اردو) میں تقریر کی جسے اردو جاننے والوں نے بہت پسند کیا۔

تعلیم و تربیت:۔ مکرم مولانا محمد منور صاحب، مشنری انچارج ہر بدھ اور ہفتہ کو ملفوظات اور تفسیر کبیر کا درس بعد نماز مغرب سواحیلی اور اردو میں دیتے رہے نیز بشارات رحمانیہ کا درس روزانہ بعد نماز مغرب ہوتا رہا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے ماہ ستمبر میں سواحیلی زبان میں روزانہ بعد نماز فجر درس حدیث دینا شروع کر دیا جو اب تک جاری ہے نیز خاکسار افریقن طلبہ کو عربی پڑھاتا رہا۔

۳۔ بوڑا میں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بعد نماز فجر درس قرآن سواحیلی میں دیتے رہے نیز طلبہ کو دینیات پڑھاتے رہے۔

اشاعت اسلام: سواحیلی کتاب "MASOMO YA KIISLAMU" "اسباق الاسلام" پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی۔

۲۔ سواحیلی اخبار MAPENZI YA MUNGU کے مضامین کی ترتیب اور پروف ریڈنگ کا کام انچارج مشنری انچارج کرتے رہے اور یہ اخبار نیروبی مشن کی طرف سے شائع ہوتا رہا۔

قبول احمدیت:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۱ افراد نے احمدیت قبول کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت بخشے انہیں دین اسلام کے لئے مفید وجود بنائے اور ان کے ذریعے اور بھی بہت سے لوگ جوق در جوق احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کریں۔ آمین۔

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم نسیم احمد صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی ایڈووکیٹ ڈیرہ غازی خاں کو مورخہ ۲۷۔ اور ۲۸ جنوری ۱۹۶۳ء کی درمیانی شب ۹½ بجے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "کلیم احمد" تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

تعلیم الاسلام کالج کے مقررین کی نمایاں کامیابی

ربوہ ۲۷ جنوری۔ یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے آل پاکستان انٹرکالجیئیٹ انگریزی مباحثہ میں پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کر کے ٹرافی جیت لی۔ نور محمد چانڈیہ کو اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ جب کہ سید مشہود احمد نے دوسرا انعام حاصل کیا۔ مباحثہ میں پاکستان کے مختلف کالجوں کے ممتاز مقررین نے حصہ لیا تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ نور محمد چانڈیہ سنٹرل ٹریننگ کالج بہاولپور کے مباحثہ میں بھی اول رہے ہیں۔

یاد رہے کہ گذشتہ دنوں گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد کے ایک ایسے ہی مباحثہ میں ہمارے مقررین نے مجموعی طور پر دوسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ ٹیم نور محمد چانڈیہ اور برکت اللہ طاہر پر مشتمل تھی۔ ہر دو مقررین کی تقریروں کو بہت سراہا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مقررین اور کالج کے لئے مبارک کرے۔ (رشید جاوید)

تعلیم الاسلام کالج کے جلیل صادق "یونیورسٹی والی بال ٹیم" میں منتخب ہو گئے

ربوہ: پچھلے دنوں لاہور میں یونیورسٹی والی بال ٹیم کے انتخاب کے سلسلہ میں جو مقابلے ہوئے تھے اُن میں تعلیم الاسلام کالج نے بھی حصہ لیا تھا۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہمارے کالج کے عبدالجلیل صادق بی۔اے۔ آرز سال سوم بھی پنجاب یونیورسٹی والی بال ٹیم کے رکن منتخب ہو گئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہمارے کالج کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ (غلام رسول آرٹسٹ انچارج والی بال ٹیم)

نکاح کی تقریب

مکرم میاں عبدالرشید صاحب قریشی فرزند میاں عبدالغنی صاحب قریشی لاہور کا نکاح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۳ء بمقام ربوہ بعد نماز جمعہ عزیزہ صالحہ وسیم صاحبہ بنت مکرم رشید احمد خان صاحب ضلعدار نہر کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ محترم منشی محبوب عالم صاحب صحابی مرحوم آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد کی پوتی ہیں اور عزیز عبدالرشید قریشی ایم برکت علی صاحب لائق لودھیانوی امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا اور حال و مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے آمین۔

روزنامہ الفضل کا ایک خاص نمبر

روزنامہ الفضل کا ایک خاص نمبر عنقریب شائع ہو رہا ہے جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی اس معرکۃ الآراء اور ایمان افروز تقریر "آئینہ جمال" کا مکمل متن شائع کیا جا رہا ہے جو آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقع پر مورخہ ۲۸ دسمبر کو فرمائی تھی۔

جو احباب۔ ایجنٹ صاحبان اور جماعتیں اس کی زائد کاپیاں منگوانا چاہیں وہ جلد از جلد دفتر ہذا کو اطلاع کر دیں۔ اس کی قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے (۴/۔) ہوگی۔

(مینجر الفضل)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی کراچی میں بعارضہ نزول آب و دکھانسی بیمار ہیں۔ نیز آنکھ کے اپریشن کے لئے وہاں ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان سنبازکسا ایام میں اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

منظور احمد خان ربوہ